سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

– محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب –

ربوہ ۲۲ اکتوبر بوقت ۸ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ قبل دوپہر کچھ وقت کے لئے بے چینی کی تکلیف ہو گئی تھی۔ اِس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

شکریۂ تعزیت کا پیغام

رقم فرمودہ حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی

میرا مندرجہ ذیل پیام شکریۂ تعزیت کا ہر احمدی بہن بھائی کے پاس جہاں جہاں اور جس کے پاس الفضل پہنچے ایک امانت ہے اور میری درخواست ہے کہ دیانتدارانہ فرض جان کر اپنے قریبی دوستوں ہمسایوں کو جن کو اخبار نہ ملتا ہو پہنچا دیں اور جمعہ یا جو بھی اجتماع ہو اس میں جناب امام یا صدر صاحب سنا دیں تا جنہوں نے کمال ہمدردی اور محبت سے خطوط لکھے تاریں دیں ان کو میرا شکریہ پہنچ جائے جزاکم اللہ تعالیٰ۔ مَیں بوجہ علالت کے نہ خود لکھ سکتی ہوں نہ اس قدر خطوط کا بار کسی دفتر پر ڈال سکتی ہوں جن پر پہلے ہی کاموں کا کافی بوجھ ہے۔ (مبارکہ)

برادران و خواہران عزیز

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

آپ کی تاریں اور خطوط دلی ہمدردی کے دربارۂ تعزیت حضرت منجھلے بھائی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ ملے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ سب بھی دل کی گہرائیوں سے سچے درد سے ہمارے برابر کے شریکِ غم ہیں۔ مگر مومن کو جب بھی کوئی صدمہ کوئی نقصان جانی و مالی کسی قسم کا بھی پہونچے تو اس کے لئے ہمارے مہربان مولیٰ کریم کا یہی ارشاد ہے کہ وہ یہی کہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اس کے معنی کسی بھی ذات پر یہ کہہ کر صبر کرنے پر اور آنسو پی لینے پر کہ "ہم بھی اللہ کے ہیں اور اس کے پاس ہم نے بھی جانا ہے" ختم نہیں ہوتے بلکہ یہ سوچتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی جانب دوڑیں کہ یہ صدمہ یہ نقصان خواہ ہمارے گناہوں اور غفلتوں کا نتیجہ ہے یا تیری اے عالم الغیب مالک یہی مصلحت تھی۔ بہرحال ہر دھکا کھا کر صدمہ اٹھا کر ہم مایوس نہیں ہوں گے۔ ہم تیری ہی طرف لوٹیں گے۔ ہم تیرا دامن اور بھی مضبوطی سے تھام لیں گے۔ ہم تجھے اور زیادہ چلا چلا کر عاجزی سے پکاریں گے کہ ہم پر اور کرم فرما۔ ایک نعمت واپس لی ہے تو اور اس سے بڑھ کر عطا فرما دے۔ آخر ہم تیرا در چھوڑ کر کہاں جائیں۔ ہمارے گناہوں کو بخش ہماری پکار کو سُن ہم کسی حال میں تیری رحمت سے تیری نظرِ کرم سے مایوس ہونے والے نہیں ہو سکتے کچھ بھی ہو ہم نے تو تیری ہی طرف لوٹ لوٹ کر آنا ہے۔ اردو کی ایک زنانہ مثال ہے کہ

"ماں بچے کو مارے بچہ ماں ہی ماں پکارے"

یہی حال مومن کے قلب کا ہونا چاہیئے۔ اگر مشیّتِ ایزدی سے کوئی امر صدمہ پہنچانے والا وارد ہو جائے تو وہ مایوس ہو کر پیچھے نہ ہٹے دعاؤں میں سستی نہ ہو بلکہ ماں ہی ماں پکارنے والے بچہ کی طرح اللہ ہی اللہ پکارتا چلا جائے اور زیادہ انعام اور زیادہ رحمتیں اپنے مالک اپنے خالق اپنے مجیب و قریب خدا سے طلب کرے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے ساتھ ہو۔ والسلام

مُبارکہ

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

خطبہ جمعہ

حقیقی آزادی یہی ہے کہ انسان کامل طور پر اپنے آپ کو خدا کے سپرد کر دے

پہلے تم خود اللہ تعالیٰ کے عبد بنو اور پھر اسی مقام عبودیت کی طرف دنیا کو لانے کی کوشش کرو

یہی وہ طریق ہے جس سے دنیا میں حقیقی معنوں میں حرّیت پیدا ہو سکتی ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ - فرمودہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۲۴ء

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
انسانی اعمال اور انسانی حالتوں کو دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ

انسان ایسے حالات میں گھرا ہوا ہے

جن کی موجودگی میں صحیح اور حقیقی طور پر اس کی رائے آزاد رائے نہیں کہلا سکتی بلکہ حقیقی آزاد رائے حاصل کرنے کے لئے حقیقی جد وجہد کی ضرورت ہے۔

صوفیا کہتے ہیں کہ ہر ایک چیز میں ایک دور پایا جاتا ہے جس سے ان کی مراد یہ ہوتی ہے کہ وہ راستہ بدل کر چکر کھا کر پھر اسی جگہ پر آ جاتی ہے جہاں تک غور کیا جاتا ہے۔ انسانی ترقی کا بھی یہی معیار ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یولد علی فطرۃ کہہ کر یہی بتایا ہے کہ انسان آزاد پیدا ہوا ہے فطرۃ اور اسلام کے یہی معنے ہیں کہ وہ خدا کی کامل فرمانبرداری اور سچی خواہشوں کو لے کر پیدا ہوتا ہے۔ پھر فرمایا کہ اس کے ماں باپ اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔ اس سے یہ مطلب ہے کہ

گردوپیش کے حالات اس پر اثر ڈالتے ہیں

پیدائش کے وقت وہ آزاد فطرت لے کر آتا ہے۔ پھر اردگرد کے انسانوں کے خیالات اعمال اور طرح طرح کے حالات رنگ بدل بدل کر اور اس پر اثر ڈال کر اپنے رنگ میں رنگین کر لیتے ہیں۔ یہاں تک کہ بلوغت کے زمانہ تک جب اس میں شعور اور رائے پیدا ہوتی ہے وہ ہزاروں کڑیوں میں مبتلا اور اسیر ہو جاتا ہے۔

چھ مہینے چار سال دس سال تک وہ آزاد نہیں ہوتا بلکہ یہ کہنا چاہیئے کہ کوئی رائے ہی نہیں رکھتا بلکہ رائے کا وقت بلوغت کے ساتھ شروع ہوتا ہے اور جب یہ وقت آتا ہے اور اس عمر تک پہنچتا ہے تو وہ غلام ہو چکا ہوتا ہے۔ وہ کہنے کو تو کہہ دیتا ہے کہ میں آزاد رائے رکھتا ہوں لیکن اس نظارہ کو دیکھ کر کہنا پڑتا ہے کہ اس کی

کوئی آزاد رائے نہیں ہوتی

۹۹ فیصدی ایسے لوگ ہوتے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہماری رائے آزاد ہے۔ ہم میں حریت ہے مگر سچ یہ ہے کہ یہ آزادی رائے یہ حریت لفظوں سے آگے نہیں ہوتی۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے کہ ایک شخص جیل میں ہو اور جب اس کو کہا جاوے کہ تو جیل سے باہر نکل آ اور وہ یہ کہے کہ میں جیل سے باہر نہیں آتا اس لئے کہ میری رائے آزاد ہے اور اس آزادی رائے کا یہ فیصلہ ہے کہ جیل سے نہ نکلوں تو کون عقلمند اس کو آزادی رائے کہے گا یہ غلامی ہے۔ یہ اسیری ہے۔ اسی طرح ایک انسان جو حقیقت سے دور ہے وہ آزادی رائے کہہ کر حقیقت سے دور ہو جاتا ہے۔

آزادی رائے تب ہوگی

کہ وہ غلامی کی زنجیروں میں جکڑا ہوا نہ ہوتا وہ زنجیریں جو بچپن سے دوسروں کی رائیں سننے سے اور ان کے اثر سے پیدا ہوئی ہیں وہ زنجیریں جو مختلف نظاروں کے دیکھنے اور کانوں کے ذریعہ بہت سی باتیں سننے کا ایک اثر اس کی فہم و فراست پر چھوڑ گئی ہیں اور اس وقت سے یہ اثر پیدا ہو رہا ہے۔ جب اس نے فہم و ذکا سے حصہ نہ لیا تھا لیکن جب اس کو کہا جاتا ہے کہ اس معاملہ میں غور کرو اور سوچو تو کہہ دیتا ہے کہ میں حریت رائے کا پابند ہوں دوسروں کی رائے کا پابند نہیں۔ میں دماغی غلامی نہیں کرتا۔ حالانکہ وہ ہزارہا زنجیروں میں گرفتار اور پابند ہے لیکن اگر وہ سوچنے لگتا ہے اور فکر کرتا ہے کہ فی الحقیقت میری رائے اردگرد کے حالات اور اثرات کا نتیجہ ہے مجھ کو خود خالی الذہن ہو کر فکر کرنا پڑتا ہے تو وہ ان غلامی کی زنجیروں کو توڑ کر آزادی کی طرف آتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے صرف ان خیالات یا اعتقادات کو محض اسلئے نہیں مان لینا چاہیئے کہ مجھے ورثہ میں ملے ہیں اور یا میرے ہمنشینوں کی صحبت کا اثر ہیں تو وہ پھر

فطرۃ اسلام پر لوٹتا ہے

اور یہی وہ دور ہے جس کی طرف صوفیا اشارہ کرتے ہیں اور یہ دور روحانی ترقیات میں بھی آتا ہے۔ اور اسی دورہ کے بعد انسان ترقی کے مدارج شروع کرتا ہے۔ پس اہم سوال یہ ہے کہ ہم یہ سوچیں۔ اور فکر کریں کہ کیا ہم غلامی کی قید اور زنجیروں میں تو مبتلا نہیں جو محض انسان کے ان خیالات کا نتیجہ ہیں جو اردگرد کے حالات اور اثر نے پیدا کئے ہیں اور اگر ایسا ہے تو کیا طریق ہے کہ ہم اس قید سے آزاد ہوں۔

بظاہر

یہ ایک مشکل سوال ہے

اور ایسا سوال ہے کہ اس کا حل نظر نہیں آتا اور جب تک حل پیدا نہ ہو دنیا کی نجات کا حل بھی نہیں ہو سکتا۔ میں سچ کہتا ہوں۔ لوگ کبھی کسی صحیح عقیدہ پر جمع نہ ہوں گے جب تک کہ یہ کڑیاں دور نہ ہوں جب تک اس طوق و سلاسل میں انسان گرفتار ہے وہ حقیقی طور پر حریت حاصل نہیں کر سکتا۔

کوئی ایسی پیدائش تو نظر نہیں آتی کہ انسان ۱۸ یا ۲۰ سال کی عمر میں پیدا ہو جب کہ عقل اور شعور کی قوتیں نشوونما پا رہی ہوں اور اس میں فکر و عقل پیدا ہو چکی ہو۔ مگر وہ ان قیود سے آزاد ہو جو اردگرد کے حالات کا نتیجہ ہوتی ہیں۔ کیونکہ انسان پیدا تو آزاد ہوتا ہے اور جب رائے کا وقت آتا ہے اس وقت تک غلام ہو چکا ہوتا ہے۔

بظاہر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ ایسے گھر میں ہو جہاں نیک اور متقی لوگ ہوں اور ان کے خیالات کا اثر اور اُن کے اعمال و افعال کی تحریکیں اس پر ہوتی رہی ہیں اور وہ ان اثرات کے ماتحت نیک بھی ہو لیکن ہم پھر بھی اس کو آزاد نہیں کہتا کیونکہ وہ نتیجہ انہیں گردوپیش کے حالات کا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ایک شخص غلام ہو کر بھی اعلیٰ رائے رکھتا ہو۔ اور یہ اسی حد تک ہوگا مگر غلامی کی قید سے آزاد نہیں۔ اور اس کو حریت نصیب نہیں۔ آزاد رائے تب ہی ہوگی جب خود تحقیق کر کے صحیح نتیجہ پر پہنچا ہو اس کے لئے ہم دیکھتے ہیں کہ شریعت اسلامی نے ایک نکتہ بتایا ہے کہ آزادی رائے کس طرح پیدا ہوتی ہے اور

یہ راز سورۃ فاتحہ میں بیان کیا ہے

اگر غور کیا جاوے کہ دنیا کی ساری غلامیاں کس طرح پیدا ہوتی ہیں تو اس کی ایک ہی وجہ معلوم ہوتی ہے نہ انسان کے ذاتی

فوائد و خود غرضی کا نتیجہ غلامی ہوتا ہے۔ اور وہ اپنے مطلب کے مطابق دوسرے لوگوں کو ڈھالتا ہے۔ اور ہر ایک ایسی کوشش کرتا ہے کہ اس کے لئے ایسے لوگوں کا اتباع یا ایسے لوگوں کا اثر غلامی کی تعریف پیدا کرتا ہے۔

پس آزادی اور حریت کا کوئی ذریعہ ہے تو ایک ہی ہے کہ دنیا یا کم از کم خدا پرست لوگوں کے دلوں میں یہ بات پیدا کی جاوے کہ جب تک

تحقیق کا موقعہ

نہ ملا ہو۔ اپنے خیالات کو اپنے خیالات نہ سمجھے اور اپنے معاملات کو خدا کے سپرد کرے کیونکہ خدا تعالےٰ ہم سے کوئی فائدہ اٹھانا نہیں چاہتا۔ سب چیزیں اسی کی محتاج ہیں۔ اور اس کو کسی کی غلامی کی ضرورت نہیں۔ اس لئے سورۃ فاتحہ میں فرمایا الحمد للہ رب العالمین الرحمٰن الرحیم۔ مالک یوم الدین۔

پس جب انسان اپنے خیالات کو خدا کے سپرد کر کے تحقیق کا ایک دروازہ کھولتا ہے۔ تو اس کی غلامی کی زنجیریں ٹوٹنی شروع ہو جاتی ہیں۔ اور اس میں حقیقی عبودیت کا مفہوم پیدا ہونے لگتا ہے۔ اور وہ سچے معنوں میں عبد اللہ کہلاتا ہے۔ اگرچہ عبد اللہ کے معنی ہیں اللہ کا غلام۔ مگر اس غلامی کی وہ حقیقت نہیں جو انسانی غلامی کی ہے۔ اس لئے کہ انسان دوسرے کو غلام بناتا ہے۔ اپنے فوائد اور اغراض کے لئے۔ اور اللہ تعالےٰ کی غلامی اس کو ہر قسم کی

غلامی سے آزاد

کر کے صحیح معنوں میں حریت عطا کرتی ہے اور اس کو عبودیت کہتے ہیں۔ بلکہ اگر زیادہ غور کی جاوے تو ہم دیکھتے ہیں کہ دراصل (گو ادب ایسا کہنے کی اجازت نہیں دیتا مگر مفہوم کو واضح کرنے کے لئے کہتے ہیں) خدمت تو خدا کرتا ہے اور وہ خدمت مجبوری کی نہیں بلکہ محبت اور فضل کی ہے۔ جیسے ماں کرتی ہے وہ بچہ کی محبت کا نتیجہ ہے۔

اسی طرح خدا (جس نے ماں کو بھی اس لئے پیدا کیا کہ وہ بچہ کی محبت سے خدمت کرے) کی خدمت جس کا نام ربوبیت ہے۔ محبت اور رحم کا نتیجہ ہے۔ ورنہ حقیقتہً ہمارے تمام فوائد اس نے خود اپنے ذمہ لئے ہوئے ہیں اور اس کے

رحم اور فضل کے بغیر

ہم زندہ ہی نہیں رہ سکتے۔

پس عبد اللہ کا لفظ کامل حریت اور آزادی کو ظاہر کرتا ہے اور الحمد للہ رب العالمین الرحمٰن الرحیم مالک یوم الدین میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔ اب یہ بات صاف ہو گئی کہ

کامل حریت عبودیت الٰہی میں ہے

پس اگر یہ مسئلہ تمام دنیا کو سکھا دیا جاوے اور میں سمجھتا ہوں کہ تمام مذاہب میں جو خدا کا اقرار کرتے ہیں۔ یہ مسئلہ یحیٰی ہے کہ تمام انسانوں کو ہر امر کا فیصلہ خدا سے چاہنا چاہیئے۔ تو دنیا میں حقیقی حریت پیدا ہو سکتی ہے۔ تم خود عبد اللہ بنو۔ اور پھر اسی مقام عبودیت کی طرف دنیا کو لاؤ۔ تب نہ صرف تم آزاد ہو گے بلکہ دنیا کو آزادی کی طرف لانے والے بھی ہو جاؤ گے۔

عالم سے عالم اور فلاسفر سے فلاسفر بھی یہ بات نہیں کہہ سکتا کہ فلاں خیال میں نے خود پیدا کیا ہے۔ جب اس کی تحقیقات کی جاویگی۔ تو وہ ارد گرد کے حالات اور اثرات کا نتیجہ ہوگا بہت ہی کم ایسے خیال یا اثرات ثابت ہوں گے جنہوں نے خدا سے سیکھا ہے۔ اور خدا تعالےٰ سے ہدایت پانے کے لئے اور صحیح علم حاصل کرنے کے لئے سورۃ فاتحہ میں بتایا ہے اھدنا الصراط المستقیم اور خدا تعالےٰ نے ایسے لوگوں کو

سچی آزادی کا عطیہ

دینے کے لئے قرآن مجید میں یہ وعدہ کیا ہے۔ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔

پس یاد رکھو کہ کامل آزادی اس سے پیدا ہوتی ہے۔ کہ انسان کامل طور پر اپنے آپ کو خدا کے سپرد کر دے۔ کہ یا اللہ مجھے علم نہیں۔ کہ کون سے خیالات کس نے ڈالے۔ مدرسہ والوں نے یا محلہ والوں نے یا کسی اور نے اس لئے

اھدنا الصراط المستقیم

تو آپ ہی آزادی کا راستہ دکھا۔ ایسا راستہ جو تحقیق کے بعد قائم ہوا ہو۔ کیونکہ تو ہی جانتا ہے کہ جو خیالات پیدائش سے لوگوں نے اب تک ڈالے ہیں۔ یا ملک کی پیداوار آب و ہوا۔ ماں باپ احباب یا دوسرے حالات کا نتیجہ ہیں۔ ان میں کوئی امتیاز و فرق نہیں کر سکتا۔ اس لئے تو آپ مجھے سچائی اور حقیقت کی راہ دکھا۔

پس حقیقی آزادی کا

ایک ہی علاج ہے

کہ خدا کی طرف جھک جاؤ۔ یہی قرآن سکھاتا ہے۔ اور عقل سلیم یہی تعلیم دیتی ہے کہ اگر خدا ہے اور ضرور ہے۔ تو اسی کی راہ سے آزادی نصیب ہو سکتی ہے۔ ورنہ حریت اور آزادی کا دعوےٰ ایک قیدی سے بڑھ کر نہیں۔ جو جیل سے نہ نکلنے کا نام آزادی رائے رکھتا ہے۔ اور یہ طریق ایسا طریق ہے کہ جس کی کامیابی یقینی ہے۔ جیسا کہ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا میں وارد ہے۔ حقیقی آزادی کی یہی ایک راہ ہے کہ

خدا سے دعا مانگے

اور پر گھمنڈ کر کے نہ بیٹھ جاوے کہ میری رائے آزاد ہے۔ میں نے کھول کر بتا دیا ہے۔ کہ آزادی رائے کا دعوےٰ ایک خیالی دعوےٰ ہے کہ ایسی رائے غلامی کی رائے ہے۔ بلکہ میں کہوں گا کہ غلامی سے بھی بدتر۔ اس لئے کہ غلام جانتا ہے کہ میں غلام ہوں۔ مگر یہ نہیں جانتا ہوں کہ میں غلام ہوں اور غلام ہو کر اپنے آپ کو آزاد سمجھتا ہے۔ اللہ تعالےٰ توفیق دے کہ ہم سب اس حقیقت کو سمجھیں۔ اور وہ ہم کو سچی آزادی عطا فرماوے۔ جس کو میں عبد اللہ کے لفظ سے تعبیر کرتا ہوں اور اس طرح ہر ہم کو وہ مقام عطا کرے۔ جو

عبودیت کا مقام

ہے۔ جہاں تمام برکات اور فضل نازل ہوتے ہیں اور آزادی اور نجات ملتی ہے۔ آمین

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

آؤ بھائیو اپنے ایمانوں کو تازہ کریں

— محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ —

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے ہمارا مرکزی اجتماع انشاء اللہ العزیز مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ اکتوبر بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ہو رہا ہے۔ اجتماع میں چند دن باقی رہ گئے ہیں۔ قائدین مجالس اور خدام کو چاہیئے کہ اجتماع میں شرکت کے لئے پورے زور سے تیاریاں شروع کر دیں اور دوسروں کو بھی اس کی تحریک کریں۔

ہمارا یہ اجتماع ایمان، اخلاص، محبت اور اخوت کے پاک ماحول میں چند دن گزارنے اور اپنے دلوں سے دنیا داری کے زنگ دور کر کے اللہ اور اس کے رسولؐ کی محبت اور اخوت۔ اور دین کی ہمدردی پیدا کرنے کا ایک زرین موقعہ ہے۔ جسے کسی صورت میں ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہیئے

- اس اجتماع میں احمدی نوجوانوں کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کی عبادت کا شوق پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔
- خدمت دین اور نوجوانوں کی اصلاح کی عملی تجاویز پر غور ہوتا ہے۔
- نوجوانوں کی روحانی، علمی، ذہنی اور جسمانی حالت کو بہتر بنانے کے لئے مقابلہ جات کروائے جاتے ہیں۔
- خدمت خلق کا جذبہ پیدا کرنے اور عملی طور پر خدمت خلق بجا لانے کے ذرائع زیر غور آتے ہیں۔
- اخلاقی معیار کو بلند کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

اس لئے خدام کو چاہیئے کہ وہ خدا کا نام لے کر اس کے ذکر کو بلند کرنے اور اپنے ایمانوں کو تازہ کرنے کی نیت سے دنیاوی کاموں کا نقصان کر کے بھی اس بابرکت اجتماع میں جوق در جوق شرکت کے لئے حاضر ہوں

نیک کاموں کے کرنے اور نیک باتوں کے سننے کا موقعہ حاصل ہونا اللہ تعالےٰ کا بہت بڑا فضل ہے اس کی قدر کرنی چاہیئے۔ زندگی کا کوئی اعتبار نہیں۔ اور کوئی نہیں جانتا کہ ہماری کونسی نیکی اللہ کی نظر میں مقبول ہوگی۔ سو آؤ بھائیو اس نیکی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے ایمانوں کو تازہ کرنے کی کوشش کریں۔ خدا تعالیٰ ہم سب کے ساتھ ہو اور ہماری ان کوششوں میں برکت ڈالے۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے اراکین کے علاوہ دوسرے احمدی احباب اور بزرگوں کو بھی شرکت کی دعوت ہے۔ والسلام

مرزا رفیع احمد صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ
۱۶ اکتوبر ۱۹۶۳ء

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔

مسیحیت کی تاریخ میں پولوس کی اہمیت

پولوس کے نظریات عیسائیت کی حقیقی تعلیم کے سراسر منافی ہیں

مکرم سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

(قسط ۲)

قسیس و رہبان

یہاں پہنچ کر ایک سوال پیدا ہوتا ہے کیا سچے مسیحی ہلاک ہو گئے اور دوسرے لوگ ان کے مقابل فروغ پایا تو واضح ہو کہ یہ خیال صحیح نہیں۔ ان راستباز مسیحیوں کو خدا نے دوسری طرح نوازا۔ قرآن کریم نے مسیحیوں کے بعض فرقے یعنی قسیس اور رہبان" کی بہت تعریف کی ہے۔ قرآن کریم کی یہ تعریف پولوسی مسیحیوں پر صادق نہیں آتی۔ اس آیت میں دراصل انہیں "ایسینی" فرقے کے مسیحیوں کا ذکر ہے۔ جو وادی قمران کی تباہی کے بعد صحرائے عرب میں آ کر بس گئے تھے۔ خدا نے ان مسیحیوں کو دولتِ ایمان سے نوازا۔ اور یہ آہستہ آہستہ دائرہ اسلام میں آتے گئے۔ یعنی بعثتِ مسیح کا اصل مقصد ان مسیحیوں نے پا لیا اور وہ اس نبی پر ایمان لے آئے جن کی بشارت دینے جناب یسوع مسیح مبعوث ہوئے تھے سید الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر جن جن مسیحیوں کو ایمان لانے کی توفیق ملی ان میں سے ایک بڑی اکثریت نے اس بات کی شہادت دی ہے کہ ان کو اس ایمان کی سعادت جناب یسوع مسیح کی اس بشارت ہی کے باعث ملی۔ جو سینہ بسینہ ان کے ہاں محفوظ چلی آتی تھی۔

مقدس حواریوں کی مخالفت

وادی قمران کے غاروں سے اب تک جو صحیفے نکل چکے ہیں اور ان میں سے اب تک جن صحیفوں پر ریسرچ ہو چکا ہے اس سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ صادق و راستباز مسیحی پولوس رسول سے بہت رنجیدہ خاطر تھے وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے کہ اس شخص کے ہاتھوں ابن مسیح کی بربادی کی بنیاد ڈالی جا رہی ہے۔ وہ مسیحیوں کو اس کی ان گمراہ کن حرکات سے خبردار بھی کر رہے تھے۔ ظاہر ہے کہ اس کے مقابل پولوس کا ردعمل بھی بہت سخت ہو گا۔ اور اس نے بھی ان مسیحیوں کے خلاف ایک مہم چلا رکھی ہو گی۔ نئے عہد نامے میں پولوس رسول کے جو خطوط ہیں ان سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے

جناب مسیح کے حواریوں میں پطرس یوحنا اور یعقوب بہت نمایاں شخصیتوں کے مالک ہیں۔ پطرس تو جناب مسیح کے جانشین کہلاتے ہیں اور غالباً یہ ان بزرگوں میں سے ہیں جن کو دو انبیاء پر ایمان لانے کی سعادت ملی تھی۔ انہوں نے حضرت مسیح پر ایمان لانے سے پہلے حضرت یحیٰ علیہ السلام سے بھی بپتسمہ لیا تھا۔ اگرچہ ان سے حضرت مسیح کی گرفتاری کے وقت بڑی بھاری لغزش سرزد ہوئی مگر معلوم ہوتا ہے کہ ان کے دل میں ایمان کی چنگاری سلگ رہی تھی۔ اس وقت شاید ان کو واقعۂ صلیب کے دوررس نتائج کا صحیح اندازہ نہیں ہو سکا مگر اس کے بعد ان کا جذبۂ ایمان بیدار ہو گیا اور وہ چنگاری بھڑک کر شعلہ بن گئی۔ انہوں نے خدا سے اس لغزش کی معافی چاہی۔ یہی وجہ ہے کہ جب جناب مسیح واقعۂ صلیب کے بعد ان کو ملے تو کوئی سرزنش نہیں کی بلکہ یہ فرمایا کہ اے پطرس اب تو میرے برّوں کو چرا (یوحنا $\frac{21}{14}$)

اسی طرح یوحنا۔ یعقوب اور برنباس وغیرہ بھی جناب مسیح کے برگزیدہ حواری تھے۔ ساتھ ہی سابقون الاولون میں تھے۔ ان مستند و معتبر شخصیتوں کے مقابل پولوس کی کوئی حیثیت نہیں تھی۔ جناب مسیح ان پر عالم کشف میں ظاہر ہوئے یا دمشق کی سڑک پر اچانک مڈبھیڑ ہو گئی۔ ان میں سے کسی کا کوئی دوسرا عینی شاہد نہیں۔ سوا اس کے کہ وہ خود اپنے کو مخبر بناتا ہے۔ اور اس واقعہ کو اتنی بار دہراتا ہے کہ سننے والے یقین کرنے پر مجبور ہو جائیں۔

لیکن اس کے باوجود کہ پولوس کو جناب مسیح کے دربار میں کوئی رسائی نہیں تھی وہ اپنے کو پطرس وغیرہ مقدس حواریوں سے ممتاز قرار دیتا ہے اور دعوٰے کرتا ہے کہ وہ جناب مسیح کے دربار سے نامزدوں میں اشاعت مسیحیت کے لئے نامزد کئے گئے ہیں۔

پطرس وغیرہ کی توہین

پولوس رسول نے اپنے خطوط میں پطرس۔ یعقوب اور یوحنا کا جن توہین آمیز الفاظ میں ذکر کیا ہے اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص نہایت جھگڑالو طبیعت کا تھا اور اس قماش کے لوگوں میں تھا جو اپنے اقتدار کے لئے شرفاء کی پگڑی اچھالتے پھرتے ہیں۔ اس کو اپنے علم و فضل اور ہمہ دانی کا بڑا زعم تھا۔ وہ پطرس وغیرہ کو اپنے سامنے طفل مکتب سمجھتا تھا۔ اس نے گلتیوں میں دو مرتبہ ان مقدس حواریوں کا ان حقارت آمیز الفاظ میں ذکر کیا ہے کہ "وہ لوگ جو کچھ سمجھے جاتے ہیں"۔

پولوس ہی کے ایک خط سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی زندگی میں ہی بہت سے ان مسیحیوں پر اس کی حقیقت کھلنے لگی تھی جو پہلے اس کے زیر اثر تھے۔ اس نے گلتیوں کے نام جو خط لکھا ہے اس میں ان لوگوں سے بھی شکایت کی ہے کہ اسنے دوبارہ ان لوگوں کو اپنا ہمخیال بنانے کے لئے انکے سامنے طرح طرح کے آنسو بہائے ہیں۔ کبھی انہیں اپنا دکھڑا سنایا ہے۔ کبھی اپنی ناراضگی سے ڈرایا ہے اور کبھی فضلِ الٰہی سے محروم ہونے کی دھمکی دی ہے۔ غرض اس نے دوبارہ اپنا وقار بحال کرنے کے لئے اپنے تقدس و بزرگی کے خوب خوب واسطے دئے ہیں۔

ختنہ

حضرت مسیح علیہ السلام کے حواریوں سے پولوس رسول کا جن باتوں پر اختلاف ہوا ان میں ایک مسئلہ ختنہ کا بھی ہے "رسولوں کے اعمال" سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتداء میں ختنہ کے متعلق پولوس رسول کا خیال زیادہ ناپسندیدہ نہیں تھا۔ غالباً اس کا موقف یہ تھا کہ غیر قوموں سے جو لوگ مسیحیت میں آ رہے ہیں ان کو ابھی ختنہ پر مجبور نہ کیا جائے لیکن اس کے بعد اس نے ختنہ کو اپنے وقار کا ایک مسئلہ بنا لیا۔ اسنے ختنے کے خلاف تحریک چلائی۔ ہر جگہ لوگوں کو ختنہ کرنے والے مسیحیوں کے خلاف اکسایا۔ وہ آہستہ آہستہ اس ابراہیمی سنت کا اتنا مخالف ہو گیا کہ اس نے کہا اگر تم ختنہ کراؤگے تو تمہیں مسیح سے کچھ فائدہ نہیں ہو گا۔

(گلتیوں $\frac{5}{2}$)

پولوس رسول نے اس ابراہیمی سنت کی صرف مذمت ہی نہیں کی بلکہ اس پر عمل کرنے والوں کے حق میں نہایت ناشائستہ الفاظ استعمال کئے۔ انہیں مسیح و خدا سے جدا اور اسرائیل کی سلطنت سے خارج کیا۔ (افسیوں $\frac{2}{11-12}$) اپنے زیر اثر لوگوں کو یہ کہہ کر ان سے خبردار رہنے کی تاکید کی کہ

کتوں سے خبردار۔ بدکاروں سے خبردار۔ کٹوانے والوں سے خبردار۔

(فلپیوں $\frac{3}{3-2}$)

ختنہ کے متعلق پولوس کا جو موقف رسولوں کے اعمال میں بیان کیا گیا ہے وہ کسی حد تک قابل قبول ہو سکتا ہے۔ جب کوئی مذہبی تحریک قومیت کا رنگ اختیار کر لیتی ہے۔ تو بعض غیر اہم مسائل سے عارضی طور پر چشم پوشی کی راہ نکال لی جاتی ہے۔ لیکن "پولوس رسول" نے ایک ایسی سنت کے خلاف جس پر یہودی کم سے کم دو ہزار سال سے عمل کرتے آ رہے تھے جو سخت رویہ اختیار کیا۔ اس کی کوئی قابل قبول توجیہہ بیان نہیں کی جا سکتی۔ اس ابراہیمی سنت پر عمل کرنے والوں کو خدا و مسیح کا دشمن۔ کتا اور دغا باز کہنا کون سی شرافت ہے۔ اور پولوس کی یہ جرأت کیسے قابل درگزر ہو سکتی ہے۔

پولوس زندگی بھر جو دین مسیح میں اس قسم کی تحریف کرتا رہا۔ اس کی اصل وجہ یہ تھی کہ اس نے جناب یسوع مسیح کی درسگاہ میں کبھی تعلیم نہیں پائی۔ نہ مقدس حواریوں کی صحبت میں بیٹھ کر دینداروں کا طور و طریق سیکھا اس میں حد سے زیادہ خود پرستی و خودسری پائی جاتی تھی۔ جو بات اس کے طبع نازک کے خلاف ہوتی فوراً اس کو اپنے وقار کا ایک مسئلہ بنا لیتا۔ اور پھر اس کے لئے دوسروں کی توہین و تذلیل کے درپے ہو جاتا۔

(باقی)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے؟

جماعت احمدیہ چک منگلہ سرگودھا کا کامیاب نواں جلسہ

اہم دینی مسائل پر علمائے کرام کی مبسوط تقاریر

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ چک منگلہ کا نواں جلسہ سالانہ ۱۲ اکتوبر کو چار بجے سہ پہر شروع ہو کر ۱۳ اکتوبر ۶۳ء کو پانچ بجے شام بخیر و خوبی کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علی ذالک۔ یہ جلسہ مسجد احمدیہ چک منگلہ میں ہوا۔ جلسہ گاہ شامیانوں۔ قناتوں اور بجلی کے قمقموں سے خوب آراستہ تھی لاؤڈ سپیکر کا اور مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔ باہر سے تشریف لانے والے مہمانوں کے لئے رہائش اور خوراک کا انتظام بھی تسلی بخش تھا۔ تقریباً چار پانچ صد مہمان باہر سے آئے ہوئے تھے اور مقامی آبادی کے احمدی اور غیر از جماعت احباب کثرت سے شریک ہوتے رہے۔ لائلپور ربوہ بھیرہ سرگودھا شہر۔ جھنگ شہر تک سے متعدد احباب تشریف لائے

(۱) پہلا اجلاس: مکرم مولانا احمد خاں صاحب نسیم انچارج مقامی اصلاح و ارشاد کی صدارت میں شروع ہوا۔ آپ نے افتتاح کرتے ہوئے حاضرین سے دعا کی درخواست کی۔ اللہ تعالیٰ جلسہ کامیاب کرے۔ تلاوت و نظم کے بعد علی الترتیب مکرم حافظ محمد رمضان صاحب فاضل اور صوفی علی محمد صاحب معلم نے کی صاحب صدر نے صدارتی تقریر فرمائی اس کے بعد مکرم مولوی عزیز الرحمن صاحب آف منگلہ نے "آنے والے مسیح کا مقام" پر مبسوط تقریر کی یہ اجلاس ۱/۲ ۵ بجے شام ختم ہوا۔

(۲) دوسرا اجلاس: آٹھ بجے رات مکرم محمد اقبال صاحب پراچہ آف سرگودھا کی زیر صدارت شروع ہوا۔ مکرم حافظ مسعود احمد صاحب آف سرگودھا نے تلاوت کی اور عزیز دوست محمد صاحب آف چک بھٹیاں نے نظم پڑھی۔ بعدہ مکرم احمد علی شاہ صاحب مربی سلسلہ اور مکرم گیانی واحد حسین صاحب فاضل اور مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل دیالگڑھی کی تقاریر ہوئیں۔ اور یہ اجلاس گیارہ بجے رات ختم ہوا۔

(۳) تیسرا اجلاس: ۱۳ اکتوبر ۶۳ء صبح ۱/۲ ۸ بجے زیر صدارت مکرم مولوی عزیز الرحمن صاحب منگلہ شروع ہوا۔ مکرم حافظ محمد رمضان صاحب فاضل نے تلاوت کی اور مکرم محمد صادق صاحب آف جھنگ نے نظم پڑھی۔ بعدہ مکرم حافظ محمد رمضان صاحب فاضل اور مکرم محمد حسین صاحب مربی سلسلہ اور عزیز عطاء المجیب صاحب راشد ابن مکرم مولانا ابو العطاء صاحب اور مکرم بشیر احمد صاحب قمر شاہد کی تقاریر ہوئیں اور آخر میں مکرم مولوی احمد خاں صاحب نسیم نے تحریک احمدیت اور جماعت احمدیہ کی قربانیاں پُر اثر تقریر کی اور یہ اجلاس تقریباً ایک بجے دوپہر ختم ہوا۔

(۴) چوتھا اجلاس: تین بجے دوپہر زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ شروع ہوا مکرم حافظ محمد یوسف صاحب آف چک نمبر ۱۵ نے تلاوت کی۔ اور اعجاز احمد صاحب آف سرگودھا نے نظم پڑھی۔ بعدہٗ مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے "غلبۂ اسلام" پر پون گھنٹہ لیکچر دیا جسے خصوصاً غیر از جماعت دوستوں نے بہت پسند کیا۔ آخر میں مکرم صاحبزادہ صاحب موصوف کا لیکچر تھا۔ جس کو سننے کے لئے چک منگلہ کی تقریباً تمام آبادی حاضر ہوئی۔

آپ نے قرآنی آیت ومن احسن قولاً ممن دعا الی اللہ وعمل صالحاً وقال اننی من المسلمین کی تشریح کرتے ہوئے۔ تمام احمدی احباب سے استدعا کی کہ ہر احمدی کو اس آیت کی روشنی میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اتباع میں اس آیت کا مصداق بننا چاہیئے۔ آپ کی تقریر روحانیت۔ تصوف اور معارف سے بریز تھی۔ جسے سنکر ہمارے علاقہ کے مشہور پیر مکرم مولانا منور دین صاحب نے ایک مجلس میں کہا کہ اس تقریر میں روحانیت اور نور نبوت کی چاشنی تھی۔ مکرم صاحبزادہ صاحب موصوف کی تقریر پر جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی اور آخر میں آپ نے ایک پُر سوز لمبی اجتماعی دعا کروائی۔ جس میں احمدیت اور اسلام کے غلبہ کی دعائیں کی گئیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے پورے پانچ بجے شام جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اور احباب واپس تشریف لے گئے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

راقم محمد معصوم منگلہ
پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ
چک منگلہ ضلع سرگودھا

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

خریداران الفضل کو اطلاع

قارئین الفضل کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی یاد میں الفضل کا پچاس صفحات پر مشتمل خاص نمبر ۲۸ اکتوبر کو شائع ہوگا جس میں پانچ صفحات حضرت میاں صاحب کی مختلف تصاویر پر مشتمل ہوں گے۔

چونکہ ضروری اور اہم مضامین کی وجہ سے اس پرچہ کی ضخامت میں اضافہ کرنا پڑا ہے اس لئے اس کی قیمت اب ۷۵ پیسے کی بجائے ایک روپیہ ہوگی۔

۲۔ اس ہفتہ خطبہ نمبر کے خریداروں کو پرچہ ارسال نہیں کیا جائے گا انہیں اس کی بجائے ۲۸ اکتوبر کو خاص نمبر ارسال کیا جائے گا۔ (مینیجر)

ٹھیکہ جات جلسہ سالانہ کے لئے ٹنڈر مطلوب ہیں

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مندرجہ ذیل ٹھیکہ جات بر موقعہ جلسہ سالانہ دیئے جاویں گے جن کے لئے ٹنڈر درکار ہیں۔ ٹنڈر سر بمہر بنام افسر صاحب جلسہ سالانہ ربوہ آنے چاہئیں۔

۱۔ ٹھیکہ گوشت گائے — ۲۔ ٹھیکہ گوشت بکرہ
۳۔ ٹھیکہ نان بائیاں — ۴۔ ٹھیکہ باورچیاں
۵۔ ٹھیکہ آٹا گوندھائی و پیڑے کرائی — ۶۔ ٹھیکہ روشنی
۷۔ ٹھیکہ صفائی — ۸۔ ٹھیکہ آب رسانی

نوٹ:۔ یہ ضروری نہ ہوگا کہ ٹھیکہ اسی شخص کو دیا جائے جس کے ٹنڈر ریٹ کم ہوں، افسر صاحب جلسہ سالانہ جس کو مناسب سمجھیں دے سکتے ہیں۔

(ناظم سپلائی جلسہ سالانہ ربوہ)

ضرورت ہے

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں ڈگری کلاسز کو پڑھانے کے لئے ایک ایم ایس سی کیمسٹری استاد کی ضرورت ہے۔ فرسٹ کلاس ایم ایس سی کیمسٹری جلد از جلد درخواستیں بھجوا دیں۔

(پرنسپل)

علمی مقابلوں میں حصہ لینے والوں کے لئے ضروری اعلان

امسال سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے موقعہ پر علمی مقابلہ جات میں حصہ لینے والے خدام کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ اپنا تعلیمی کارڈ ہمراہ لائیں بصورت دیگر وہ کسی علمی مقابلہ میں حصہ لینے کے مجاز نہ ہوں گے۔

جن خدام کے تعلیمی کارڈز کے اندراجات مکمل اور صحیح ہوئے انہیں خاص انعام دیا جائے گا۔

(منتظم علمی مقابلے سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۱۳ اکتوبر ۶۳ء کو بروز اتوار میری باجی کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے نومولود محترم مرزا اعظم بیگ صاحب آف حیدرآباد سندھ کا پوتا اور محترم کیپٹن (ڈاکٹر) محمد رمضان صاحب ربوہ کا نواسہ ہے

بزرگان سلسلہ اور دیگر احمدی بھائیوں اور بہنوں سے درخواست ہے کہ وہ بچہ کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ میری باجی کو خیر و عافیت سے رکھے۔

(طاہرہ ثریا بنت کیپٹن (ڈاکٹر) محمد رمضان صاحب دار الصدر غربی ربوہ۔)

درخواست دعا

میری ہمشیرہ بیمار ہے اور ڈسٹرکٹ ہسپتال میں داخل ہے جملہ احباب سے دعا کی درخواست ہے (شیخ محمد یوسف احمدیہ مسجد لائل پور)

تأمرون بالمعروف وتنهون عن المنكر

(آل عمران ۱۲)

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا نواں سالانہ اجتماع

پروگرام

یکم نومبر ۱۹۶۳ء بروز جمعۃ المبارک

(اجلاس اول)

بعد دوپہر

وقت	پروگرام	مقرر
۳-۰۰ تا ۳-۸	تلاوت قرآن مجید	حافظ مسعود احمد صاحب سرگودھا
۳-۸ تا ۳-۲۳	دعا و افتتاح	
۳-۲۳ تا ۳-۲۵	عہد	
۳-۲۵ تا ۳-۲۷	تقسیم علم انعامی	
۳-۲۷ تا ۳-۳۵	نظم	چوہدری شبیر احمد صاحب
۳-۳۵ تا ۳-۵۰	درس القرآن مجید	محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب
۳-۵۰ تا ۴-۵	درس حدیث النبی صلعم	ملک سیف الرحمن صاحب مفتی سلسلہ
۴-۵ تا ۴-۲۰	درس کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام	مولانا جلال الدین صاحب شمس قائد تعلیم
۴-۲۰ تا ۴-۳۵	استغفار اور تسبیح و تحمید کی اہمیت	مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل قائد تربیت
۴-۳۵ تا ۵-۵	تفریحی کھیلیں	
۵-۵ تا ۵-۳۵	احباب اجتماعی دعا کے لئے بہشتی مقبرہ جائیں گے۔	
۵-۳۵ تا ۷-۳۰	وقفہ برائے نماز مغرب و عشاء و طعام	

اجلاس دوم

وقت	پروگرام	مقرر
۷-۳۰ تا ۷-۴۰	تلاوت قرآن مجید	حافظ شفیق احمد صاحب
۷-۴۰ تا ۷-۵۰	نظم	چوہدری عبد العزیز صاحب
۷-۵۰ تا ۸-۳۵	سالانہ رپورٹ مجلس انصار اللہ مرکزیہ	قائدین مرکزیہ
۸-۳۵ تا ۹-۳۰	مجلس شوریٰ	
۹-۳۰ تا ۹-۴۵	قبولیت دعا کی دو ذاتی مثالیں	مولانا جلال الدین صاحب شمس

شب بخیر

۲ر نومبر ۱۹۶۳ء بروز ہفتہ

اجلاس سوئم

وقت	پروگرام	مقرر
۴-۳۰ تا ۵-۰۰	نماز تہجد	
۵-۰۰ تا ۵-۳۵	نماز فجر	
۵-۳۵ تا ۵-۵۰	درس قرآن مجید	مولانا ابوالعطاء صاحب قائد تربیت
۵-۵۰ تا ۷-۰۰	ذکر حبیب علیہ السلام	
۷-۰۰ تا ۸-۳۰	ناشتہ	

اجلاس چہارم

وقت	پروگرام	مقرر
۸-۳۰ تا ۸-۴۰	تلاوت قرآن مجید	حافظ محمد رمضان صاحب
۸-۴۰ تا ۸-۵۰	نظم	قریشی عبد الرحمن صاحب
۸-۵۰ تا ۹-۵	درس قرآن مجید	مولانا محمد یار صاحب عارف
۹-۵ تا ۹-۱۷	درس حدیث النبی صلعم	پروفیسر بشارت الرحمن صاحب ایم۔اے
۹-۱۷ تا ۹-۳۰	درس کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام	شیخ مبارک احمد صاحب
۹-۳۰ تا ۹-۴۵	حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دو صحابہ رضی اللہ عنہم کی سیرت	شیخ عبد القادر صاحب مربی سلسلہ
۹-۴۵ تا ۱۰-۵	ذکر حبیب علیہ السلام	(۱) محترم میاں محمد شریف صاحب ربوہ (۲) چوہدری محمد شریف صاحب منٹگمری
۱۰-۵ تا ۱۰-۲۰	حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خلافت اور دعا کی تحریک	ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب
۱۰-۲۰ تا ۱۱-۲۰	انعامی تقریری مقابلہ	عنوانات:

عنوانات: (۱) حضرت رسول اکرم صلعم کی سادہ زندگی (۲) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مہمان نوازی (۳) خدمت قرآن اور حضرت المصلح الموعود (۴) ارتقاء سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم

منصفین:- (۱) چوہدری غلام احمد خان صاحب ناظم ضلع منٹگمری (۲) چوہدری احمد مختار صاحب زعیم اعلیٰ کراچی (۳) چوہدری احمد جان صاحب زعیم اعلیٰ راولپنڈی

نوٹ:- مقابلہ میں شریک ہونے والے احباب کی تعداد کو مدنظر رکھ کر ہر مقرر کو وقت دیا جائے گا۔

وقت	پروگرام	مقرر
۱۱-۲۰ تا ۱۱-۵۰	سوال و جواب	محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب، مولانا جلال الدین صاحب شمس، مولانا ابوالعطاء صاحب، قاضی محمد نذیر صاحب جواب دیں گے۔

نوٹ:- ایسے سوالات دریافت کرنے کی اجازت نہ ہوگی جن کا تعلق افتاء یا فقہ سے ہو یا جن کا تعلق فرقہ وارانہ مسائل یا سیاسیات سے ہو

وقت	پروگرام	مقرر
۱۱-۵۰ تا ۱۲-۰۰	نظم	چوہدری شبیر احمد صاحب
۱۲-۰۰ تا ۲-۳۰	وقفہ برائے نماز ظہر و عصر و طعام	

اجلاس پنجم

وقت	پروگرام	مقرر
۲-۳۰ تا ۲-۴۰	تلاوت قرآن مجید	حافظ محمد رمضان صاحب
۲-۴۰ تا ۲-۵۰	نظم	قریشی عبد الرحمن صاحب
۲-۵۰ تا ۳-۲	درس حدیث النبی صلعم	شیخ مبارک احمد صاحب
۳-۲ تا ۳-۱۵	درس کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام	محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب
۳-۱۵ تا ۳-۲۵	نظم	محمد شفیع خان صاحب نجیب آبادی
۳-۲۵ تا ۳-۴۰	حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض	مولانا جلال الدین صاحب شمس۔
۳-۴۰ تا ۳-۵۵	صحابہ کرام کے دل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بے پایاں محبت۔	شیخ محمد احمد صاحب مظہر لائلپور
۳-۵۵ تا ۴-۵	نظم	محمد احمد صاحب انور حیدرآبادی
۴-۵ تا ۴-۲۵	"ذاتی جھگڑوں کو دین کا رنگ مت دو" (لیکچر یا ٹاک)	شیخ مبارک احمد صاحب
۴-۲۵ تا ۴-۴۵	صحت کو برقرار رکھنے کے لئے ضروری ہدایات	
۴-۴۵ تا ۵-۰۰	نظم	چوہدری شبیر احمد صاحب
۵-۰۰ تا ۵-۴۵	تفریحی کھیلیں	
۵-۴۵ تا ۷-۳۰	وقفہ برائے نماز مغرب و عشاء و طعام	

اجلاس ششم

بعد نماز مغرب و عشاء

وقت	پروگرام	مقرر
۷-۳۰ تا ۷-۴۰	تلاوت قرآن مجید	چوہدری عبد العزیز صاحب
۷-۴۰ تا ۷-۵۰	نظم	محمد احمد صاحب احمد انور
۷-۵۰ تا ۸-۵	تقسیم انعامات	
۸-۵ تا ۹-۲۰	مجلس شوریٰ	
۹-۲۰ تا ۹-۳۰	درس قرآن مجید	مولانا ابوالعطاء صاحب

شب بخیر

۳ر نومبر ۱۹۶۳ء بروز اتوار

اجلاس ہفتم

وقت	پروگرام	مقرر
۴-۳۰ تا ۵-۰۰	نماز تہجد	
۵-۰۰ تا ۵-۳۵	نماز فجر	
۵-۳۵ تا ۶-۰۰	درس قرآن مجید	مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل
۶-۰۰ تا ۷-۰۰	ذکر حبیب علیہ السلام	
۷-۰۰ تا ۸-۳۰	ناشتہ	

اجلاس ہشتم

وقت	پروگرام	مقرر
۸-۳۰ تا ۸-۴۰	تلاوت قرآن مجید	حافظ مسعود احمد صاحب سرگودھا
۸-۴۰ تا ۸-۵۰	نظم	چوہدری شبیر احمد صاحب
۸-۵۰ تا ۹-۵	درس قرآن مجید (سمعاً و طاعۃً)	مولانا جلال الدین صاحب شمس
۹-۵ تا ۹-۲۰	درس حدیث النبی صلعم (سمعاً و طاعۃً)	پروفیسر بشارت الرحمن صاحب ایم اے
۹-۲۰ تا ۹-۳۵	درس کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام (سمعاً و طاعۃً)	مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل
۹-۳۵ تا ۹-۵۵	عبادات اور ذکر الٰہی سے حضرت رسول اکرم صلعم کا شغف	میر محمد بخش صاحب گوجرانوالہ
۹-۵۵ تا ۱۰-۵	نظم فارسی	قریشی عبد الرحمن صاحب
۱۰-۵ تا ۱۰-۲۵	صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شاندار قربانیاں	مولوی غلام احمد صاحب فرخ
۱۰-۲۵ تا ۱۰-۴۰	نومسلموں کے اخلاص کے چند نمونے	شیخ مبارک احمد صاحب
۱۰-۴۰ تا ۱۰-۵۵	خلافت ثانیہ کے موجودہ دور میں ہمارا فرض	مولانا جلال الدین صاحب شمس
۱۰-۵۵ تا ۱۱-۱۰	تحریک جدید کے کام کی وسعت	صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب
۱۱-۱۰ تا ۱۱-۵۵	خطاب	صدر محترم
۱۱-۵۵ تا ۱۲-۰۰	عہد و دعا	

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

(نوٹ:- یہ تربیتی اجتماع پرائیویٹ ہے اور ایک پرائیویٹ احاطہ میں منعقد ہو رہا ہے۔)

(خادم سلسلہ عالیہ احمدیہ احقر محبوب عالم خالد قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۶۳ء)

تاریخ احمدیت جلد چہارم

عہد خلافت اولیٰ کی جامع اور مستند تاریخ

مبسوط دیباچہ از جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب سابق صدر عالمی اسمبلی یا القابہ

حجم قریباً ساڑھے چھ سو صفحات مجلد، کتابت و طباعت معیاری، کاغذ عمدہ، قیمت صرف ۸ روپے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت ادارۃ المصنفین ربوہ کی طرف سے تاریخ احمدیت کی تصنیف کا کام ہو رہا ہے چنانچہ اب تک تین جلدیں طبع ہو چکی ہیں جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانۂ مبارک کے واقعات پر مشتمل ہیں اور اپنوں اور بیگانوں سے خراج تحسین حاصل کر چکی ہیں

امسال انشاء اللہ العزیز جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب پر تاریخ احمدیت کی چوتھی جلد بھی پوری آب و تاب سے منظر عام پر آ رہی ہے اس جلد میں حاجی الحرمین حضرت مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے عہد خلافت کی جامع اور مستند تاریخ درج ہے۔ اس طرح آپ کے زندہ جاوید کارناموں کی تفصیل کے علاوہ آپ کی مکمل سوانح حیات اور سیرت طیبہ پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔

مولف کتاب نے اس کی تیاری کیلئے سینکڑوں کتب و رسائل کے ہزاروں صفحات کی ورق گردانی کی ہے۔ اور بھیرہ۔ لاہور۔ ملتان، قادیان اور دیگر متعدد تاریخی مقامات کا سفر کر کے نہایت عرق ریزی اور محنت و کاوش سے بہت سے جدید قیمتی اور نایاب معلومات فراہم کر کے نہایت دلکش پیرائے میں ان کو مرتب کیا ہے۔ اس کتاب سے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ اور آپ کے عہد خلافت کی متعدد گمشدہ کڑیوں کا حیرت انگیز انکشاف ہوتا ہے۔ کتاب متعدد تاریخی تصاویر سے مزین ہے جن میں سے خاص طور پر قابل ذکر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کا قریباً نصف صدی پیشتر کا ایک غیر مطبوعہ فوٹو بھی ہے جو آپ کے عنفوان شباب کی ایک قیمتی یادگار ہے۔

متعدد قیمتی دستاویزات معلومات افزا نقشوں اور نایاب تصاویر کا یہ ایمان افروز مجموعہ محدود تعداد میں شائع ہو رہا ہے آج ہی ریزرو کرا لیں۔ جس قدر مواد اس کتاب میں ہے وہ کسی اور کتاب سے آپ حاصل نہیں کر سکتے۔

ابو المنیر نور الحق مینیجنگ ڈائریکٹر ادارۃ المصنفین ربوہ

امانت تحریک جدید کی اہمیت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :-

"یہ چیز چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتی اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی

غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں ان سب میں امانت فنڈ کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ

امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے

کیونکہ لغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں۔

اب جو نیا نقشہ اٹھا تھا اس نے بھی اگر زور نہیں پکڑا تو درحقیقت اس میں بہت حصہ تحریک جدید کے امانت فنڈ کا بھی ہے پس ہر احمدی جو ہر ایک پیسہ بھی بچا سکتا ہو اسے چاہیئے کہ یہاں جمع کرائے۔ یاد رکھو یہ غفلت اور سستی کا زمانہ نہیں ہے یہ خیال مت کرو کہ اگر آج نہیں تو کل ثواب کا موقع مل سکے گا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی ہے ایک زمانہ ایسا آئیگا جب توبہ قبول نہیں کی جائے گی۔ اور یہ مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ہی ہے۔ پس ڈرو اس دن سے جب تم کہو کہ ہم جان و مال دینا چاہتے ہیں مگر جواب ملے کہ اب قبول نہیں کیا جا سکتا۔"

افسر امانت تحریک جدید

محمدؐ نام میں یہ پیشگوئی مضمر تھی کہ اپنے انقلاب انگیز کارناموں اور بے نظیر محامد و محاسن کی وجہ سے

دنیا میں آنحضرتؐ کی بے انتہا تعریف کی جائے گی

اس میں کیا شک ہے کہ آنحضرتؐ کی چودہ سو سال سے اس رنگ میں تعریف ہوتی چلی آرہی ہے جس کی کوئی مثال موجود نہیں

جماعت احمدیہ چنیوٹ کے جلسہ سیرۃ النبیؐ میں علماء سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر

چنیوٹ ۔ مورخہ ۲۰ر اکتوبر بروز اتوار بعد نماز مغرب جماعت احمدیہ چنیوٹ کے زیر اہتمام مسجد احمدیہ میں وسیع پیمانے پر ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں علماء سلسلہ نے سید ولد آدم سرتاج کونین فخر دو عالم نبی اکرم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ اور سیرۃ مقدسہ پر نہایت ایمان افروز پیرائے میں روشنی ڈال کر آپؐ کا سردار الانبیاء ہونا بڑی شرح و بسط کے ساتھ واضح کیا اور بتایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع اور پیروی کے بغیر نہ ہمیں محبت الٰہی حاصل ہو سکتی ہے اور نہ ہم خدا تعالےٰ کے محبوب بن سکتے ہیں۔ آنحضورؐ کے اسم مبارک محمدؐ میں ہی جو خاص خدائی اذن کے ماتحت آپ کی ولادت کے وقت رکھا گیا تھا۔ یہ پیشگوئی مضمر تھی کہ اپنے انقلاب انگیز کارناموں، بنی نوع انسان پر عظیم الشان احسانوں اور بے نظیر محامد و محاسن کی وجہ سے آنحضورؐ کی دنیا میں بے انتہا تعریف کی جائے گی۔

چنانچہ یہ پیشگوئی نہایت مہتم بالشان طریق پر پوری ہوئی۔ جہاں خدائے قادر و قدوس نے عرش پر آپ کی تعریف فرمائی وہاں دنیا میں دوست اور دشمن سب آپ کی تعریف اور مدح بیان کرنے میں پیش پیش رہے حتیٰ کہ آج چودہ سو سال گزرنے کے باوجود بھی کروڑوں کروڑ انسان اول دن سے ہی آپ پر درود و سلام بھیج بھیج کر آپ کی مدح بیان کرتے چلے آرہے ہیں اور قیامت تک کرتے چلے جائیں گے۔ اس بے نظیر رنگ میں آپؐ کی مدح کا بیان ہونا اور کروڑوں کروڑ انسانوں کا آپؐ کی تعریف میں رطب اللسان رہنا آپ کی صداقت اور عظمت و جلالت شان کی ایک بیّن دلیل ہے۔ پھر آپ کی فیض رسانی کا جاری رہنا اور آپ کی اتباع اور پیروی کی برکت سے افراد امت کا بلند روحانی مراتب پر فائز ہوتے چلے جانا اس امر پر دال ہے کہ جملہ انبیاء میں سے صرف اور صرف آپ ہی زندہ نبی ہیں اور آپ کی نبوت قیامت تک ممتد ہے

جلسہ کا آغاز

نماز مغرب کے معاً بعد جلسہ کا آغاز محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد کی صدارت میں تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل تحریک جدید نے کی۔ بعد ازاں مکرم قریشی محمد اسلم صاحب شاہد نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی مشہور و معروف اور نہایت درجہ مقبول نظم "علیک الصلوٰۃ علیک السلام" خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ اس نظم کے دوران سامعین پر ایک وجد کی سی کیفیت طاری ہو گئی۔ اور انہوں نے محبت و عشق رسولؐ کے بے پناہ جذبے سے سرشار ہو کر بیک زبان آنحضورؐ پر درود بھیجنا شروع کر دیا جب تک نظم پڑھنے کا سلسلہ جاری رہا فضا بار بار درود و سلام کی انتہائی خوش آئند ولولہ انگیز آوازوں سے گونجتی رہی

آنحضرتؐ سے حضرت بانی سلسلہ احمدیہؑ کا بے پناہ عشق

تلاوت اور نظم کے بعد سب سے پہلے مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بے پناہ عشق" کے موضوع پر تقریر کی انہوں نے اپنی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات نظم و نثر عربی فارسی اور اردو میں سے چیدہ چیدہ اقتباسات پڑھ کر سنائے۔ جن میں آپ نے اپنے آقا و مطاع حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے محامد و مناقب، انقلاب انگیز کارناموں عظیم الشان احسانوں اور فہم و ادراک سے بالا انتہائی ارفع و اعلیٰ مقام پر نہایت درجہ مسحور کن انداز میں روشنی ڈالی ہے اور علی الخصوص آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کا زندہ نبی ہونا اور سردار الانبیاء ہونا ثابت فرمایا ہے اثر و جذب میں ڈوبی ہوئی یہ تحریرات جو بے پناہ جذبۂ عشق و محبت اور کامل درجہ فدائیت کی آئینہ دار ہیں۔ جب پڑھ کر سنائی گئیں تو سامعین بھی جذبۂ عشق و محبت سے سرشار ہو کر جھوم اٹھے اور ان پر رقت اور سوز و گداز کا ایک خاص عالم طاری ہو گیا۔

محمدؐ ہی نام اور محمدؐ ہی کام

آپ کے بعد محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ حال نائب ناظر اصلاح و ارشاد نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ طیبہ پر ایک نئے انداز سے روشنی ڈالی۔ آپ نے اپنی تقریر میں واضح کیا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام محمدؐ ہونا آپ کے والد ماجد کا نام عبد اللہ ہونا والدہ ماجدہ کا نام آمنہ ہونا اور دائی کا نام حلیمہ ہونا محض اتفاق کی بناء پر نہ تھا بلکہ خدا تعالےٰ کی خاص مشیت اور ارادہ سے ایسا ظہور میں آیا تھا اور ان سب ناموں میں ایک عظیم الشان پیشگوئی مضمر تھی اور وہ یہ کہ عبودیت کے جوہر سے معرض وجود میں آنے والا امن دینے والی کے شکم میں پرورش پانیوالا اور صبر و تحمل اور تسلیم و رضا کی خو رکھنے والی کے شیر سے پروان چڑھنے والا یہ بچہ دنیا میں حقیقی عبودیت کا نمونہ پیش کرنے والا ثابت ہوگا۔ دنیا کو امن و امان اور صلح و آشتی کا گہوارہ بنانے کا موجب بنے گا اور اپنے عمل سے صبر و تحمل اور تسلیم و رضا کا ایک ایسا درس دے گا کہ جو دنیا کی کایا پلٹ کر رکھ دے گا اور اپنے عظیم الشان کمالات اور عدیم النظیر محاسن و محامد کی وجہ سے فی الحقیقت محمدؐ کہلانے کا مستحق ثابت ہوگا یعنی اس کی بے انتہا تعریف کی جائے گی آپ نے اپنی تقریر میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ان تمام محامد و محاسن پر بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی جو مذکورہ بالا ناموں سے مستنبط ہوتے تھے اور پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا صرف نام کے اعتبار سے ہی نہیں بلکہ اپنے عدیم النظیر کام کے اعتبار سے بھی آپ کا عدیم النظیر ہونا ثابت کیا اور بتایا کہ فی الحقیقت گزشتہ چودہ سو سال سے جس بے نظیر طریق پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مدح بیان ہوتی چلی آرہی ہے آنحضورؐ کے فی الحقیقت محمدؐ ہونے پر ایک زندہ و تابندہ دلیل ہے اس کے ثبوت میں آپ نے مستند حوالے پیش کر کے ثابت کیا کہ کس طرح آنحضورؐ کے جانی دشمنوں نے آنحضورؐ کی تعریف کی آنحضورؐ کے دوستوں اور عزیزوں نے تعریف کی نیز اللہ تعالےٰ کے فرشتوں اور خود خدائے عرش نے آنحضورؐ کی مدح بیان فرمائی اور پھر آج کے دن تک دنیا کے کروڑوں کروڑ انسان روزانہ دن میں پانچ مرتبہ آنحضورؐ پر درود و سلام بھیجتے چلے آرہے ہیں دنیا میں ہر آن اور ہر لحظہ آنحضورؐ پر درود بھیجا جا رہا ہے اور آنحضورؐ کی مدح بیان ہوتی ہے یہ عدیم النظیر امتیاز آنحضورؐ کے سوا اور کسی نبی کو حاصل نہیں کہ آنحضورؐ کا ذکر خیر ہر آن بلند ہو رہا ہے اور اس میں دن بدن اضافہ ہی ہوتا چلا جا رہا ہے آپ کی تقریر کے دوران ساڑھے سات بجنے پر جلسہ کی کارروائی روک کر پہلے نماز عشاء ادا کی گئی نماز کے بعد کارروائی پھر شروع ہوئی اور آپ نے اپنی تقریر مکمل کی۔

آنحضرتؐ کا خلق عظیم پر فائز ہونا

آخر میں صدر جلسہ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ طیبہ پر ایک نہایت ٹھوس مدلل اور پرزور تقریر فرمائی جس میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق عظیم پر فائز ہونا بڑی شرح و بسط کے ساتھ بیان کیا۔ نیز معراج کی حقیقت پر نہایت ایمان افروز پیرائے میں روشنی ڈال کر ثابت کیا کہ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم وجہ تخلیق کائنات اور سردار الانبیاء ہیں اور اپنی عظمت و جلالت شان کی وجہ سے سب سے زیادہ فیض رساں وجود ہیں روحانی علو و ارتفاع کا حصول آنحضورؐ کی ہی پیروی اور اتباع کرنے اور آنحضورؐ ہی کی محبت میں فنا ہونے پر موقوف ہے اور آنحضورؐ کے مقام خاتم النبیین کے تحت یہ وہ امتیاز ہے جس میں ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء میں سے کوئی بھی شریک نہیں آپ نے عیسائیت کے موجودہ غلبہ کا ذکر کرتے ہوئے اس امر پر خاص زور دیا کہ دنیا کی فلاح و نجاح اس ایک بات پر موقوف ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عدیم النظیر فیض رسانی کا زندہ ثبوت پیش کر کے آنحضورؐ کا سردار الانبیاء ہونا ثابت کریں اور دنیا کو اس کا قائل بنائیں۔

جلسہ کے دوران مکرم صوفی علی محمد صاحب معلم وقف جدید نے وقفہ وقفہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں بعض پنجابی نعتیں بہت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائیں آخر میں مکرم محمد عمر شبیر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ چنیوٹ نے علماء سلسلہ اور جملہ حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور محترم مولانا شمس صاحب نے اجتماعی دعا کرائی اس طرح یہ بابرکت جلسہ اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں پر ۹½ بجے شب اختتام پذیر ہوا۔

سائنس سوسائٹی کا افتتاحی اجلاس

سائنس سوسائٹی تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا افتتاحی اجلاس مورخہ ۲۳ر اکتوبر شام کے ۴ بجے کالج ہال میں منعقد ہو رہا ہے جس میں محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سابق مبلغ مشرقی افریقہ "مذہب اور سائنس" کے موضوع پر تقریر فرمائیں گے۔

دلچسپی رکھنے والے احباب سے شرکت کی درخواست ہے۔ (صدر سائنس سوسائٹی تعلیم الاسلام کالج ربوہ)